فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ہفت روزہ خطبہ نمبر ۳۴

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۰ رمضان ۱۳۹۰ھ - ۲۱ نبوت ۱۳۴۹ہش - ۲۱ نومبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۶۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ ہر ایک سچی توبہ کرنیوالے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے

اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے اور اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

"جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے پھر اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے اسکی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اسکے دوستوں کا دوست اور اسکے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامتِ اعمال سے اس کیلئے مقرر ہوئی ہے وہ دُور کی جاتی ہے۔ اِس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو خدا دُور کر دیتا ہے اور ان منصوبوں سے جو دشمن اس کیلئے تیار کرتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں اِس لئے ہر ایک شخص جو اس کی طرف آتا ہے اور اسکے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہوگا جیسے پہلا شخص توبہ کر چکا ہے۔ وہ ہر ایک سچی توبہ کرنیوالے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے پس یہ توبہ جو آج اِس وقت کی گئی ہے یہ مبارک اور عید کا دن ہے اور یہ عید ایسی عید ہے جو کبھی میسّر نہیں آئی ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ تھوڑے سے خیال سے ماتم کا دن بنا دو۔ عید کے دن اگر ماتم ہو تو کیسا غم ہوتا ہے کہ دوسرے خوش ہوں اور اسکے گھر ماتم ہو۔ موت تو سب کو ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن جس کے گھر عید کے دن موت ہو وہ کس قدر ناخوشگوار ہوگی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۰ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

• حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہے سر درد کی تکلیف بھی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

• مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ مظفر گڑھ نے اطلاع دی ہے کہ عزیزہ سلمیٰ غیور کا آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب طور پر لاہور میں ہو گیا ہے۔ عزیزہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(خاکسار بشیر احمد۔ تحریک جدید)

• خاکسار بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ درد گردہ کی بھی تکلیف ہے احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احقر کی جملہ پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔

خاکسار (راجہ) خورشید احمد منیر مربی سلسلہ
مقیم مظفر آباد۔ آزاد کشمیر

مبلغ ہالینڈ کی مراجعت

مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ آج بروز جمعہ سوا سات بجے شام ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسٹیشن پر تشریف لے جا کر ان کا استقبال فرمائیں۔

ضرورت مراقب

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک مراقب کی ضرورت ہے۔ خدمتِ سلسلہ کا شوق رکھنے والے کم سے کم میٹرک پاس نوجوان اپنی درخواستیں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

یومِ آخرت پر اپنے ایمان کو پختہ کرو اور اسے مستحکم بناؤ

کیونکہ

اس کے بغیر نہ دین کی راہ میں قربانیاں دی جاسکتی ہیں اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے وارث بن سکتے ہیں

تمام نیکیوں اور راست بازیوں کا سرچشمہ ایمان بالآخرۃ ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ تبوک ۱۳۴۹ ہش (۲۵ ستمبر ۱۹۷۰ء) بمقام سعید ہاؤس ایبٹ آباد

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے)

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے اِن آیات کی تلاوت فرمائی:۔

"وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ (القصص آیت ۷۸)

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا۔ (بنی اسرائیل آیت: ۲۰)

اور اس کے بعد فرمایا:۔

مَیں اس مضمون پر خطبہ دے رہا ہوں کہ

اپنے ایمانوں کو پختہ کرو

اور مستحکم بناؤ۔ مَیں اس سے قبل چند باتیں بتا چکا ہوں مَیں نے یہ بھی بتایا تھا کہ ان بشارتوں پر بھی ایمان لانا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الٰہی سلسلوں کو دی جاتی ہیں۔ مَیں نے اِس بات پر بھی روشنی ڈالی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو غلبۂ اسلام کی عظیم بشارتیں ملی ہیں اور مَیں نے اس طرف بھی جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ جب کسی الٰہی سلسلہ کو عظیم بشارتیں ملیں تو اس سلسلہ یا جماعت پر عظیم ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔

اصولی طور پر جماعت الٰہیہ کو آخری اور کامل غلبہ کی بشارت دی جاتی ہے۔ اس دُنیا میں بھی کوئی الٰہی سلسلہ دنیوی مخالفتوں اور دُنیوی منصوبوں کے نتیجہ میں کبھی ناکام نہیں ہوا۔ ہمیشہ ہی کامیاب رہا ہے اور دشمن ہمیشہ ہی اپنے منصوبوں میں ناکام رہے ہیں لیکن کیونکہ

بشارتوں کے ساتھ ذمہ داریاں بھی عائد کی جاتی ہیں

اور قربانیوں کا بھی مطالبہ کیا جاتا ہے اور ان قربانیوں میں جان کی قربانی۔ اموال کی قربانی۔ اوقات کی قربانی۔ جذبات کی قربانی۔ غرض ہر قسم کی قربانیاں شامل ہوتی ہیں اور بہت سے ایسے مخلص جاں نثار افراد الٰہی سلسلوں میں ہوتے ہیں جن کو اپنی جان کی قربانی دینی پڑتی ہے انہیں اس دنیا میں اُن انعامات سے حصّہ نہیں مل سکتا جن کا وعدہ کیا گیا ہے۔ پھر بہت سے ایسے جاں نثار مخلصین ہوتے ہیں جو اموال کی انتہائی قربانی دے دیتے ہیں لیکن اس دُنیا میں دس گنا یا سو گنا یا ہزار گنا دولت ابھی بطور انعام نہیں ملی ہوتی کہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور پیچھے رہ جانے والے قربانیوں کا پھل اور ثمرہ اسی دنیا میں بھی پا لیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی

میں جو عرب پر آخری فتح تھی وہ زمانہ نبوت کے بالکل آخری زمانہ میں تھی اس عرصہ میں صحابہؓ نے جانیں بھی دیں۔ اس عرصہ میں صحابہؓ نے اپنے اموال بھی قربان کئے۔ اس عرصہ میں انہوں نے گویا کہ اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں دے دیا لیکن ان میں سے بہت سے ایسے تھے جو اس عرصہ میں فوت ہو گئے غرض کسی کو کچھ علم نہیں کہ اسکی زندگی کتنی ہے۔ موت ہر وقت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اسے اگلے سانس کا بھی علم نہیں ہوتا۔ اگر انسان یہ سمجھے کہ یہی زندگی ہے اور بس۔ مریں گے اور ابدی فنا کی گود میں چلے جائیں گے تو دلیری کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ ہر قسم کی قربانیاں دے دینا ممکن نہیں ہوگا۔ کیونکہ انسان سوچتا ہے کہ اگر بس یہی زندگی ہے تو کیوں ہم اس دُنیا میں تکالیف برداشت کریں۔ اور اگر بس یہی زندگی ہے تو اس زندگی کو چھوڑ کر موت کے دَر کو کیوں کھٹکھٹائیں۔ اگر یہی زندگی ہے تو کیوں نہ جو دولت ہمیں ملی ہے اس سے ہم

عیش کریں اور مزے اُڑائیں

اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی تاکید سے فرمایا ہے کہ آخرت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے اس کے بغیر ایمان ایمان نہیں ہوتا یعنی اس دنیوی زندگی کے بعد انسان کو ایک اور زندگی ملے گی اور اس زندگی کا تعلق انسانوں کے ایک اور زندگی سے ہوگی۔ اور اس زندگی کا تعلق انسانوں کے ایک حصے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے قہر کا سلوک اور انسانوں کے ایک دوسرے حصے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کا سلوک ہوتا ہے اگر آخرت پر ایمان نہ ہو یا اگر وہ آخرت پر ایمان پختہ اور مستحکم نہ ہو تو شیطان وسوسہ ڈالے گا اور کہے گا کہ کیوں تم اپنی جان اور اوقات اور اموال اور آرام ایک ایسی بشارت کے لئے قربان کر رہے ہو کہ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ جب اس کا نتیجہ نکلے گا تو تم اس دنیا میں موجود بھی ہوگے یا نہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ

سب سے خطرناک وسوسے

جو شیطان ایک انسان کے دل میں پیدا کر سکتا ہے وہ آخرت کے متعلق وسوسہ ہے۔ قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے اس طرف ہمیں توجہ دلائی ہے اور آخرت کے حالات بیان کرتے ہوئے ہمیں بتایا ہے کہ اُس دنیا میں جاکر جب ایسے لوگوں کا واہمہ یا انکار کی کیفیت حقیقت کو دیکھے گی تو ان کو یہ بات سمجھ آجائے گی کہ ہماری جتنی کمزوریاں تھیں اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کے لئے غلبہ اسلام کے لئے قربانیاں دینے کی (اسی سے آج ہمارا تعلق ہے) وہ کمزوریاں صرف اس وجہ سے تھیں یا اس وجہ سے بھی تھیں (اور بھی بہت سارے اسباب ہو سکتے ہیں) لیکن ایک سبب یہ تھا کہ ہم آخرت پر ایمان نہیں لاتے تھے اور اس دنیوی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔ ہم نے کہا ہم آج قربانی دیں۔ ۲۰ سال کے بعد نتیجہ نکلے یا ۵۰ سال کے بعد نتیجہ نکلے تو ہم فائدہ نہیں اٹھا سکتے مثلاً مال کی قربانی اور نفس کی اور زندگی کی قربانی ایک تو مال کی قربانی ہے اور اسکے علاوہ زندگی کی بھی قربانی ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ اپنی زندگی کی قربانی دے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک مخلص احمدی پانچ روپے ماہوار پر لنگر میں کام کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر میں خدمت کرتے تھے اور انہیں پانچ روپے ماہوار گذارہ ملتا تھا۔ ان کے بہت سے بیٹے تھے۔ میرا خیال ہے شاید کوئی استثنیٰ ہو اُن کے بیٹے جب بڑے ہوئے تو ان میں سے ہر ایک قریباً ۴۔۵ ہزار روپے سے زیادہ ماہانہ کما رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا

اللہ تعالیٰ ان کا قرض اس طرح ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ دُنیا میں بھی بدلہ دے دیتا ہے۔ بشارت ہی یہی ہے کہ دنیا میں بھی دل جیتو گے تو غالب آؤ گے تلوار سے نہیں بلکہ دل جیتو گے تو غالب آؤ گے اور اس دُنیا میں بھی بڑی نعمتیں ملیں گی۔ لیکن جہاں تک اس دُنیا کی نعمتوں کا تعلق ہے بعض لوگ قربانیاں دیتے دیتے فوت ہو گئے مگر ان کی اولاد نے اللہ تعالیٰ سے اس دُنیا میں بھی اجر پایا۔ لیکن شیطان آکر یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ تم نے قربانی دی اگر یہ زندگی یہیں ختم ہو جاتی ہے اگر کوئی اُخروی زندگی نہیں ہے پھر تو تمہیں قربانی دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ تمام نیکیوں اور

راستبازیوں کا سرچشمہ ایمان بالآخرۃ ہے

اور شیطان کا بڑا حملہ یا بڑا وسوسہ انسان کے خلاف یہ ہے کہ وہ اسکے دل میں آخرت کے متعلق یہ شبہ ڈال دیتا ہے کہ جب اس دُنیا میں قربانی دینے کا بعد میں کوئی نتیجہ نکلنا ہے تو پھر قربانی دینا بے سود ہے اور یہ وسوسہ اس وقت کامیاب ہوتا ہے۔ جب آخرت کے متعلق یقین پختہ نہ ہو یا پختہ نہ رہے تو پھر انسان شبہ میں پڑ جاتا ہے اور قربانی نہیں دے سکتا کیونکہ اس طرح وہ اپنی عقل سے کام لے رہا ہوتا ہے کہ جب اس دُنیا میں سب کچھ ختم ہو جاتا ہے تو پھر قربانی دینے کا کیا فائدہ ہے؟ دُنیا کے انعامات کے وعدہ کے متعلق یہ وعدہ نہیں ہے کہ زید اور بکر کی زندگی میں وہ پورے ہوں گے۔ یہ وعدہ تو ہے کہ الٰہی سلسلہ یقیناً کامیاب ہوگا لیکن یہ وعدہ نہیں ہے کہ زید یا بکر کی زندگی میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور زید یا بکر سوچنے لگ جائیں کہ ہماری زندگی میں اس دنیا کی جو خوشخبریاں ہیں پتہ نہیں وہ پوری ہوتی ہیں یا نہیں اسواسطے ہم کیوں قربانی دیں۔ شیطان آکر اس طرح دلوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔

غرض تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا سرچشمہ ایمان بالآخرۃ ہے یعنی بہت سے وسائل جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں اُن میں ایک یہ وسیلہ بھی ہے۔ جب اس بات پر ایمان پختہ ہو کر اس دنیوی زندگی کے ساتھ ہماری حیات ختم نہیں ہوگی بلکہ یہ تو ایک تسلسل ہے شکلیں بدلتی ہیں تفصیل میں جائے بغیر میں اشارہ کر دیتا ہوں کہ اس کے بعد دو قسم کی زندگیوں کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے اور ان کی بھلائیوں کے حصول کے لئے ہمیں کہا گیا ہے۔

ایک مرنے کے معاً بعد کی زندگی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ روح کو اس جسم کے علاوہ ایک اور جسم دیا جائیگا اس کی جو تفاصیل ہیں انسانی ذہن ان کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ لیکن آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی رو سے انسان کے اعمال اچھے یا بُرے جسم کی شکل اختیار کریں گے۔ چنانچہ آپ تجربۃً فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ انبیاء کے مقبروں پر جائیں اور دعا کریں تو کشفی طور پر ان کو اس برزخ کے زمانے کے جسموں میں دکھایا جاتا ہے ایک وہ جسم ہوتے ہیں جو دھوئیں سے بنے ہوتے ہیں یعنی جن کے اعمال بد تھے اور ایک وہ جسم جو نور سے بنے ہوئے ہوتے ہیں یعنی جن کے اعمال اچھے تھے۔ انسان کا جیسا بھی عمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ویسا جسم دے دیتا ہے یعنی انسان کا اچھا یا بُرا عمل ایک جسم میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً جس طرح ہمارا یہ مادی جسم ہے یہ بھی انرجی اور طاقت کی ایک شکل ہے کیونکہ اب مادے کے متعلق سائنس کی جو نئی تعریف ہے وہ یہی ہے کہ

Matter is nothing but another form of energy.

سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے

کہ یہ جو اٹامک انرجی وغیرہ ہے جسے ہم طاقت کہہ سکتے ہیں جس میں مادے کا کوئی حصہ نہیں ہوتا وہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادے کی شکل اختیار

کر لیتے ہیں۔

پس ہمارے عمل بھی انرجی ہیں۔ ہم کوشش کرتے ہیں۔ جدوجہد کرتے ہیں۔ چاہے ہم بُرے عمل کر رہے ہوں یا اچھے اعمال بجا رہے ہوں جس طرح دوسری قسم کی انرجی اور طاقت کو اللہ تعالےٰ کا حکم مادے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح اعمال صالحہ اور اعمال سیئہ جو ہیں وہ بھی اللہ تعالےٰ کے حکم سے نور کی شکل کے جسم میں یا دھوئیں کی شکل کے جسم میں بن جاتے ہیں۔ البتہ یہ وہ جسم ہیں جو حشر اجساد سے پہلے انسان کو دئے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس جسم کو جنت کی لذات یا دوزخ کی گرماہٹ ملنے لگ جاتی ہے لیکن پوری طرح

جنّت یا دوزخ والی کیفیت

حاصل نہیں ہوتی ویسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ارفع و اعلیٰ وجود جو ہے آپؐ کو تو جنت کی لذات قریباً پوری ملنے لگ جاتی ہیں یعنی ہم کہہ سکتے ہیں اپنی زبان کے محاورے میں ۱۹/۲۰ کا فرق ہوتا ہوگا۔ مگر دوسروں میں زیادہ ہوتا ہے۔ بہرحال یہ جسم اس جسم سے مختلف ہے جو حشر کے دن انسان کو ملے گا۔ ایک تو ہم نے یہ جسم چھوڑنا ہے پھر اس جسم کو بھی چھوڑنا ہے جو برزخ کے زمانہ میں ملے گا اور پھر ان دو جسموں کے بعد ہمیں وہ جسم ملے گا جو جنت کا جسم ہے۔ ہمیں اس بات پر پختہ یقین رکھنا چاہیئے۔ مرنے کے ساتھ ہی دوسرا جسم مل جاتا ہے اور جزا سزا ملنے لگ جاتی ہے۔ اگر ہم دار آخرت پر اور زندگی کے اس تسلسل پر پختہ یقین رکھتے ہوں تو یہ ایک حقیقت ہے کہ پھر قربانیاں قربانیاں نہیں رہتیں کیونکہ بہرحال ہمیں انعام ملنا ہے ہماری قربانیاں مقبول ہو جائیں تو مرنے کے ساتھ ہی اس کا انعام مل جاتا ہے وہ لوگ بھی محروم نہیں جنہوں نے اس دنیا میں بظاہر شہادت پائی یا جنہوں نے قربانیاں دیں اور نتیجہ نکلنے سے پہلے ان کی طبعی طور پر وفات ہو گئی کیونکہ جو پندرہ سال تک قربانیاں دینے کے بعد زندہ رہا اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس دُنیا کی نعمتوں سے نوازا گیا اس سے پہلے اس شخص نے اپنا بدلہ پا لیا جو شہید ہو گیا یا مخلوص نیت سے قربانیاں دیتے ہوئے طبعی موت مر گیا کیونکہ اس کے انعامات اس کی موت کے ساتھ ہی شروع ہو گئے اور وہ جو دوسرا ہے اُسے پندرہ سال تک اور انتظار کرنا پڑا پس یہ بات نہیں کہ جو زندہ رہا وہ فائدہ میں رہا۔

حقیقت یہ ہے

کہ جو فوت ہو گیا وہ فائدہ میں رہا اگر اس کی سعی مشکور ہے اگر اللہ تعالےٰ نے اُسے قبول کر لیا ہے تو وہ فائدہ میں ہے۔

پس ایمان بالآخرۃ نہایت ضروری حکم ہے اور اس کے بغیر الٰہی سلسلے یا جماعتیں یا ان کے افراد بشاشت کے ساتھ قربانیاں نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ فرمایا:۔

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ
الدَّارَ الْآخِرَةَ (القصص آیت ۱۷)

یہ تو میں نے آیت کا ایک ٹکڑا لیا ہے اس سے آگے ویسے یہ بھی ہے۔

وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا
وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ الخ

لیکن میں نے پہلا ٹکڑا لیا ہے اس میں اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم نے تمہیں جو کچھ دیا ہے (فِيمَا آتَاكَ) اس کے ذریعہ آخرت کی نعماء کے حصول کی کوشش کرو (وابتغ)

اس دنیا کی ہر چیز اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ ہے۔ ہماری یہ زندگی ہمارا جسم اور اس کی طاقتیں، ہمارا ذہن اور اس کی طاقتیں ہماری روح اور اس کی طاقتیں

یہ سب اللہ تعالےٰ کی عطا ہے

گھر سے تو کچھ نہیں لائے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ مادی اسباب جو تمہیں دئے گئے ہیں اور قوتیں اور استعدادیں جو تمہیں عطا ہوئی ہیں ان کے ذریعہ سے تم دار آخرت کی نعماء کے حصول کی کوشش کرو۔ پس اللہ تعالےٰ کے اس حکم کو ماننا ضروری ہے آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے اس کے بغیر الٰہی سلسلے نہ قربانیاں دے سکتے ہیں اور نہ وہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالےٰ ان کے ذریعہ سے پیدا کرنا چاہتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کی زندگی پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو انہیں ایمان بالآخرت میں بھی یکتا پاتے ہیں۔ میں نے کئی بار بتایا ہے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے لئے سونے والے کمرے سے بیٹھنے والے کمرے تک جانا شاید دل میں کچھ کوفت کا احساس پیدا کرے مگر ان لوگوں کے لئے اس دُنیا سے نکل کر اُس دنیا میں چلے جانا کوئی کوفت نہیں پیدا کرتا تھا۔ وہ ہنستے کھیلتے اللہ تعالےٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دیتے حتیٰ کہ اپنی جان کی بازی تک لگا دیتے تھے ان کے نزدیک زندگی اور موت کے درمیان جو ایک باریک سی لکیر ہے وہ نہ ہونے کے برابر تھی۔

عجیب شان تھی ان لوگوں کی

(رضوان اللہ علیہم) اور عجیب شان ہے مخلصین جماعت احمدیہ کی بھی:۔ لیکن اگلی نسل یعنی ینگ جنریشن جو ہے مثلاً یہ جو نوجوان میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں ان کی فکر رہتی ہے کیونکہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی براہ راست تربیت نہیں ملی۔ پھر بعض دفعہ جماعتیں سستی کرتی ہیں لوگ اپنی اولاد کی تربیت کی طرف کماحقہ متوجہ نہیں ہوتے اور جب ایسے بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو جسمانی طور پر گھریلو حالات کے لحاظ سے ان کو بھی تنگ کرتے ہیں اور روحانی طور پر بھی انکے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں

جب ہم صحابہ کرامؓ کی زندگی کے حالات پڑھتے ہیں تو میں نے بتایا ہے کہ ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے

ایک سرور کی بھی اور عقل بھی حیران ہوتی ہے۔ کیا تھے وہ لوگ؟

حضرت سعد بن وقاصؓ ایران میں لڑ رہے تھے۔ انہوں نے ایک جگہ حملہ آور ہونا تھا راستے میں ایک دریا تھا جس کے اوپر ایک پل بنا ہوا تھا اس پل پر سے انہوں نے اپنی فوج کے ساتھ گذرنا تھا چنانچہ انہوں نے اپنا ایک ہراول دستہ بھیجا کہ اس پل کو جا کر سنبھال لو تاکہ دشمن اسے اڑا نہ دے لیکن اس دستہ کے سردار ایک نوجوان تھے۔ انہیں حکم تو یہ تھا کہ راستے میں لڑنا نہیں مگر انہوں نے غلطی کی ایرانیوں کا ایک دستہ نظر آیا اور اس سے یہ الجھ گئے اور اس پل تک نہ پہنچ سکے اتنے میں دشمن کو پتہ لگ گیا اس نے پل کو اڑا دیا اب یہ بزرگ صحابی اپنے گھوڑے پر سوار اپنی فوج کے آگے آگے جا رہے تھے کوئی بیس ہزار کے قریب فوج تھی جس وقت یہ اس جگہ پہنچے جہاں پل تھا تو سامنے ایرانی اپنے آپ کو بڑے محفوظ سمجھتے ہوئے قلعہ بند ہونے کی بجائے دریا کے کنارے تماشہ دیکھنے کے لئے جمع تھے کہ دیکھیں اب مسلمان کیا کریں گے ہم نے پل اڑا دیا ہے لیکن حضرت سعد بن وقاصؓ نے ایک لمحہ کی ہچکچاہٹ کے بغیر اسی طرح چلتے چلتے

اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا

اور ان کے پیچھے کئی ہزار کی جو گھوڑا سوار فوج تھی انہوں نے بھی گھوڑے دریا میں ڈال دئے اللہ تعالےٰ نے فضل کیا بغیر کسی جانی نقصان کے گھوڑے دوسرے کنارے جا لگے اور آپ نے دشمن کو قلعہ بند ہونے کا موقعہ نہیں دیا اور اس پر فتح پائی حالانکہ ان کے مقابلے میں اس شہر میں ایرانیوں کی بہت بڑی فوج تھی۔ حضرت سعد بن وقاصؓ کی یہ کتنی بڑی قربانی تھی آپ نے اپنے گھوڑے کو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دریا میں ڈال دینا گویا اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈالنا تھا۔ اور پھر ایسے حال میں کہ پرلی طرف ایرانی گھوڑے ہیں ہزار قسم کے خطرے ہیں لیکن انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ گویا انہیں احساس بھی نہیں تھا کہ کوئی خطرہ بھی ہے اپنی طرف سے وہ زندگی سے موت کی دنیا میں جانے کے لئے تیار ہو گئے لیکن اللہ تعالےٰ نے فضل فرمایا اللہ تعالےٰ نے انہیں بچا لیا اور کامیابی بھی عطا فرمائی انہیں اس بات کا

کامل یقین اور پختہ احساس تھا

کہ جتنی یقینی یہ زندگی ہے اس سے کم یقینی اگلی زندگی نہیں ہے اور اگر ہم نے اس کے بعد دوسری زندگی کو پانا ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہونا ہے تو پھر جو بشارتیں اس نے دی ہیں اور ان بشارتوں کے مقابلہ میں ہم سے جن قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے ہمیں وہ قربانیاں دینی چاہئیں تاکہ وہ بشارتیں ہمیں مل جائیں اس دنیا کی بشارتیں بھی اور اس دنیا کی بشارتیں بھی۔

غرض اللہ تعالےٰ نے وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ۔ تمہیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے مادی سامان یا جسمانی اور روحانی قوتیں اور طاقتیں ان سب کے ذریعہ دار آخرت کی نعماء کے حصول کی کوشش کرو۔

دوسری آیت میں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا الخ (بنی اسرائیل آیت ۲۰)

جو اس حکم کے نتیجہ میں دار آخرت کی نعماء کی خواہش رکھے وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا اور محض خواہش ہی نہ ہو بلکہ دار آخرت کی نعماء کے حصول کے لئے جس قسم کی کوشش اور مجاہدہ کی ضرورت ہے اور جس کا حکم دیا گیا ہے وہ کوشش اور مجاہدہ بجا لائے ایسے حال میں کہ وہ مومن ہو یعنی آخرت پر بھی اس کا ایمان پختہ ہو۔ یہاں ھو مومن کے ایک معنے ہم یہ بھی کریں گے کہ آخرت پر اس کا ایمان پختہ ہو۔ دل میں یہ شیطانی وسوسہ نہ ہو کہ پتہ نہیں مرنے کے بعد دوسری زندگی ملے گی یا نہیں ملے گی۔ اس سلسلہ میں کئی ایسے کمزور لوگ بھی ہوتے ہیں جو قربانیاں بھی دے رہے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی کمزوری ایمان کی وجہ سے انہیں ضائع بھی کر رہے ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں پتہ نہیں آخرت کی زندگی ہے بھی یا نہیں۔ پتہ نہیں وہاں ہمیں کس قسم کے انعاموں کا وعدہ دیا گیا ہے۔ چونکہ ان کا ایمان پختہ نہیں ہوتا اس لئے نقصان اٹھاتے ہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میرے اس حکم کے مطابق انسان کی خواہش

آخرت کی نعماء

کے حصول کی ہو اور پھر صرف خواہش ہی نہ ہو بلکہ سعیٰ لَهَا سَعْيَهَا آخرت کی نعماء کے حصول کے لئے جس قسم کی سعی اور کوشش اور مجاہدہ کی ضرورت ہے وہ اس قسم کی سعی اور کوشش اور مجاہدہ کر رہا ہو۔ اور پھر فرمایا وھو مومن آخرت پر اس کا ایمان بھی پختہ ہو تو پھر اس کی کوشش پر اللہ تعالےٰ اس کا شکر گذار ہوگا یعنی اللہ تعالےٰ کے جو وعدے ہیں اس کے مطابق انعام ملے گا۔

میں نے ابھی بتایا تھا کہ جب تک انسان کا دار آخرت اور اخروی زندگی پر ایمان پختہ نہ ہو وہ قربانی نہیں دے سکتا جس کا اس سے مطالبہ کیا گیا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ پر ہمیں ایمان ہے تو

دار آخرت پر بھی ہمیں ایمان لانا چاہیئے

کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان کی ایک تو یہ زندگی ہے اور اس کے بعد ایک درمیانی زندگی ہے اور پھر آخر میں جنت کی زندگی ہے جس میں انسان کو ایسی نعمتیں عطا ہوں گی جو اس کے تصور میں بھی نہیں آسکتیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں سمجھانے کے لئے اس دنیا کے بعض الفاظ بیان فرمائے ہیں لیکن ساتھ ہی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ بھی کہلوا دیا ہے کہ جنت میں جو نعماء تمہیں

ملیں گی وہ اس قدر اعلیٰ درجہ کی ہوں گی کہ نہ اس سے پہلے تمہاری آنکھوں نے دیکھی ہوں گی نہ ان کے متعلق تمہارے کانوں نے سُنا ہوگا اور نہ ہی تمہارے ذہن میں اُن کا تصوّر ہوگا۔ یہ پردے کی دُنیا ہے۔ یہاں اللہ تعالےٰ کے فضل پردوں میں چھُپے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہاں پردے نہیں ہوں گے اللہ تعالےٰ کے فضل بالکل ظاہر ہو کر سامنے آرہے ہوں گے اور شیطانی وسوسہ نہیں ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ میری عطا کے ذریعہ سے تم دارِ آخرت کی نعماء کے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اگر تم کوشش کروگے اور اس کے مطابق ایمان رکھوگے۔ اگر تم خواہش کروگے اور پھر کوشش کروگے اور

آخرت پر پختہ ایمان

رکھوگے تو تمہاری سعی اور تمہارا مجاہدہ قبول ہوگا اور اللہ تعالیٰ بھی بندوں کی طرح شکرگزار ہوگا۔ ویسے اللہ تعالیٰ کی ذات تو ارفع اور اعلیٰ ہے وہ ہمیں سمجھانے کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے کہ اے لوگو! اگر تم دارِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اُخروی نعماء کے حصول کے لئے کوشش اور مجاھدہ کروگے تو تمہاری سعی عنداللہ مشکور ہوگی۔ اور مشکور میں دراصل یہ اشارہ بھی ہے کہ جو تمہیں وعدے دیئے گئے ہیں اس سے بھی زیادہ دیدیں گے۔

ہماری جماعت کو اس وقت غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے اور ہمیں بڑی عظیم بشارتیں دی گئی ہیں۔ اِس دنیا کی بشارتیں بھی ہیں اور اُخروی زندگی کی بشارتیں بھی ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ

اُخروی زندگی کی سب سے بڑی بشارت

تو یہ دی گئی ہے ؏

صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں آئے تھے اُن کے انعامات بہرحال دوسروں سے زیادہ ہیں۔ یہ جو ایک جان اور دو قالب والا قصہ ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی معہود علیہ السلام کا۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح آپؐ کی تربیت پانے والے گروہ نے انتہائی تربیت حاصل کرکے انتہائی قربانیاں دیں اور اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضلوں کو حاصل کیا۔ یہی دروازہ تمہارے لئے بھی کھُلا ہے۔ اس میں بڑی عظیم بشارت ہے اِس دنیا کے لئے بھی اور اصل تو اُس دنیا کے لئے بشارت ہے وہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنی جنتوں کے اُن حسین حصّوں میں (یعنی وہاں کی جنتوں میں بھی عمل عمل کے لحاظ سے فرق ہے) اعلیٰ اور ارفع اور حسین تر باغات میں رکھے جن میں صحابہؓ رکھے جاتے ہیں تو اس سے بڑھ کر اُخروی انعام اَور کیا ہوسکتا ہے۔

پس

غلبۂ اسلام کا منصوبہ

اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے اور ہمیں اِس دُنیا کے لئے بھی اور اُس دُنیا کے لئے بھی بشارتیں دے کر ذمہ واریوں کی طرف متوجہ کیا ہے اور ہم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے اور ہمیں اپنے فضل سے یہ گُر بتا دیا ہے کہ جس قسم کی قربانیوں کا مَیں مطالبہ کر رہا ہوں تم وہ قربانیاں دے نہیں سکتے جب تک کہ دارِ آخرت پر تمہارا ایمان پختہ نہ ہو۔

پس نوجوان نسل کو بھی اور بڑوں کو بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ اپنے اس (دارِ آخرت پر) ایمان کو بھی پختہ کرو۔ میرا اِس سلسلۂ خطبات کا عنوان یہی ہے کہ

اپنے ایمانوں کو پختہ کرو

اور مستحکم بناؤ۔ دارِ آخرت پر ایمان کو بھی پختہ کرو۔ اور جب دارِ آخرت پر ایمان پختہ ہو جائے تو یہ دُنیا جو عارضی دُنیا ہے اور اسکی جو لذتیں ہیں اور اس کی جو عزتیں ہیں وہ عارضی اور بے وفائی کا جامہ پہنے ہوئے ہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ رحم کرے۔ پھر جو اِس دُنیا کی چھوٹی سی زندگی ہے اس کے آخر تک انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتیں حاصل کرتا رہتا ہے لیکن یہ دُنیا وفا نہیں کرتی۔ عام طور پر ۳۰ سال۔ ۵۰ سال۔ ۷۰ سال، ۸۰ سال، ۹۰ سال یا شاید کوئی ۱۰۰ سال تک بھی پہنچتا ہو پھر دُنیا اس کو چھوڑ دیتی ہے اور انسان کے مادی جسم کو پھر اپنے پیٹ میں واپس بُلا لیتی ہے۔ پس دُنیا تو وفا نہیں کرتی لیکن جس وقت یہ دُنیا انسان کے جسم کو پھر مٹی بناتی ہے اُس وقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایک اَور جسم دے دیتا ہے اور پھر جب ضرورت پڑتی ہے زیادہ سے زیادہ اور ظاہر سے ظاہر نعمتوں کے حصول کی۔ تو اللہ تعالیٰ ایک تیسرا جسم دے دیتا ہے۔ غرض

یہ دُنیا ہے کیا؟

۷۰ سالہ آدمی سے آپ پوچھیں تو وہ بھی یہی کہے گا کہ پتہ نہیں لگا دو چار دن میں عمر ختم ہوگئی۔ ہر ایک نوجوان اپنی سادگی میں یہ سمجھتا ہے کہ اسکے سامنے ۵۰۔ ۶۰ سال طبعی عمر کے پڑے ہیں۔ ویسے تو انسان ہر عمر میں فوت ہوسکتا ہے لیکن ایک طبعی عمر بھی ہے لیکن جو اپنی طبعی عمر گزار چکا ہے جب وہ اپنے پیچھے دیکھتا ہے تو اُسے نظر آتا ہے گویا وہ ابھی پرسوں ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اس کی زندگی پر ایک زمانہ گزر چکا ہوتا ہے مگر اُسے پتہ ہی نہیں لگتا۔ اِس دُنیوی زندگی کے مقابلے میں جو دارِ آخرت کی زندگی ہے وہ تو ابدی زندگی ہے جس نے کبھی ختم ہی نہیں ہونا اور جو اُخروی انعامات ہیں اُن میں کوئی Monotony (مونوٹنی) نہیں ہے یعنی وہاں ایک ہی چیز نہیں ہوگی جس سے طبیعت اُکتا جائے۔ حدیثوں میں اسکے متعلق بڑی تفصیل سے ذکر موجود ہے۔ ایک نعمت کے بعد دوسری نعمت دُور سے سامنے آجائیگی۔ اور پھر جنتی کہیں گے اے خدا! یہ نعمت ہمیں عطا کر۔ چنانچہ انہیں درجہ بدرجہ پہلے سے زیادہ لذیذ اور مسرّت پہنچانے والی نعمتیں ملتی چلی جائینگی۔ کیونکہ ان کا تعلق نور سے ہے۔ (اللہ نور السمٰوٰت والارض) یعنی

اس کے فضلوں اور اُس کے پیار اور اُس کی رضا کے جلووں کے ساتھ ہے۔

قرآن کریم نے اِس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی یہی تفسیر کی ہے جس کا

مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ ایک دوسری طرف اشارہ کرکے کہ "اتمم لنا نورنا" یعنی جس وقت ایک روحانی لذت routine (روٹین) کا ایک حصہ بننے لگے گی تو سامنے ایک اَور نُور آجائے گا، اللہ تعالیٰ کے نور کا ایک زیادہ حسین جلوہ نظر آنے لگے گا تو انسان کہے گا اے ہمارے خُدا! اتمم لنا نورنا ہمیں اس سے بھی بڑھ کر نُور اور اپنا پیار عطا کر، اپنی رضا کے جلووں سے ہمیں سرور بخش۔

اِسی طرح دوزخیوں کا حال ہے

کہ جب وہ عادی ہونے لگیں گے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں اُن کی جلدیں بدل دوں گا۔ جلد حِسّ کا ذریعہ ہے۔ یہ محاورہ ہے جو بھی جلد وہاں ہوگی یعنی جو بھی حِسّ کا ذریعہ ہوگا جب عادت پڑنے لگے گی تو جلد بدل دی جائے گی۔ مثلاً یہ جو تنور پر روٹیاں لگانے والے ہوتے ہیں ان کے چہروں کے چمڑے کو عادت پڑ جاتی ہے دوسرا اگر دو روٹیاں لگانے کے لئے تنور میں جُھکے تو اُس کا مُنہ جل جائے لیکن نانبائی ایک وقت میں روٹیاں لگانے کے لئے ہزار دفعہ تنور کی آگ میں جُھکتا ہے۔

یہی حال باورچی کا ہے۔ مجھے یاد ہے بچپن کے زمانے میں مَیں یہ دیکھ کر حیران ہوتا تھا کہ وہ آرام سے سُرخ کوئلے ہاتھ سے اُٹھا کر دوسری طرف رکھ دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کی جلد سخت ہو چکی ہوتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دوزخیوں کی جلد سخت نہیں ہونے دی جائے گی۔ جب ان کو اس سزا کے جھیلنے کی عادت پڑنے لگے گی تو اُن کی جلد نرم کر دی جائے گی تاکہ ان کا علاج ہو سکے۔ لیکن جنتیوں کے متعلق ایسا نہیں ہوگا۔ مثلاً نیند ہے۔ آدمی ہر روز سوتا ہے اور نیند تو دراصل انسان کو بڑی سکون پہنچانے والی الٰہی نعمت ہے۔

نیند کا ہونا ایک بڑی عجیب نعمت ہے

لیکن ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا نہ نیند کا نہ اس کی لذت کا۔ ہم روز سوتے ہیں اِلّا ماشاء اللہ۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو نیند سے بہت پیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ وہ سمجھتے ہیں اگر آٹھ دس گھنٹے روزانہ سوئیں تو تب انہیں اس دنیا کی زیادہ لذّت اور سرور حاصل ہوتا ہے البتہ ایسے لوگ ہزار میں سے ایک دو ہوتے ہیں۔ بڑی بھاری اکثریت ایسی ہے جنہیں ہر روز سونے کے نتیجہ میں نیند کی لذّت کا احساس نہیں رہتا۔ یا مثلاً انسان سانس لیتا ہے اور یہ اس کے لئے لذّت کا باعث ہے کیونکہ یہ زندگی کا باعث ہے۔ لیکن آدمی کو سانس کی لذّت کا اُسی وقت پتہ لگتا ہے جب اُسے نمونیہ ہو جائے یا موت کے وقت سانس اُکھڑ جائے۔ پھر اس کو پتہ لگتا ہے کہ سانس کتنی بڑی نعمت ہے۔ میرے خیال میں اِس وقت جو احباب میرے سامنے بیٹھے ہیں کسی کو بھی آج صبح سے یہ خیال نہیں آیا ہوگا کہ وہ سانس لیتے ہیں اور اس طرح انہیں بڑی لذّت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔

پس جنّت میں

لذّت کی یہ کیفیّت

نہیں ہوگی۔ کیونکہ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا کی رُو سے جب بھی لذّت کی عادت پڑے گی اور لذّت حقیقی لذّت نہیں رہے گی تو اس سے بھی بڑی لذت مل جائے گی۔

پس ہمیں کتنی بڑی بشارتیں دی گئی ہیں اور ان کے مقابلے میں کتنی تھوڑی قربانیاں ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے لیکن ہم بعض دفعہ اپنی جہالت کے نتیجہ میں سمجھتے ہیں کہ یہ چند روزہ زندگی کی لذات اُخروی زندگی کی لذات سے زیادہ قیمتی ہیں اور زیادہ ضروری ہیں ہم ان سے فائدہ اُٹھالیں اگلی دُنیا پتہ نہیں آتی ہے یا نہیں۔ یہ کمزوریٔ ایمان کی علامت ہے۔

غرض جہاں تک

یومِ آخرت پر ایمان

لانے کا تعلق ہے آپ اپنے ایمان کے اس حصہ کو بھی پوری طرح مستحکم اور مضبوط بنالیں۔ اس کے بغیر آپ قربانیاں نہیں دے سکیں گے۔ اس کے بغیر آپ اُن نعمتوں اور فضلوں اور بشارتوں کے وارث نہیں بن سکیں گے جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور اس کی رضا کے لئے اس کی راہ میں ایسی قربانیاں دینے کی توفیق عطا کرے جنہیں وہ قبول کرلے اور ہماری سعی سعی مشکور بن جائے (آمین)

ہمارے زمیندار و مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل خریف (کپاس کی چنائی۔ مکئی اور جھونا وغیرہ کی کٹائی) کی برداشت شروع ہے اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا اپنی عزیز کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرکے اسکی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے (برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) دیا کریں۔

(۲) مزارع حضرات جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

ہمارے زمیندار و مزارع حضرات سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشادِ بابرکت کی تعمیل کرکے اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

رمضان المبارک کی ایک اہم عبادت

اعتکاف

سلطان احمد پیر کوٹی

رمضان المبارک کا مہینہ نہایت مبارک مہینہ ہے جس میں انسان قرب الٰہی کے مواقع پاتا ہے دعاؤں کی قبولیت کی نعمت سے متمتع ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو جذب کرتا ہے اس مبارک ماہ میں شیطانی تحریکات بے اثر ہو جاتی ہیں اور ملائکہ کی تحریکات غلبہ اختیار کر جاتی ہیں آسمان سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اس عشرہ میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق زمین پر فرشتوں کی تعداد کنکروں اور سنگریزوں کی تعداد سے بھی بڑھ جاتی ہے اور ان فرشتوں کے نزول کے بعد ہر طرف سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اس رات کو جو شخص ایمان اور ثواب کی خاطر عبادت میں گزارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کے لئے یہ بشارت ہے کہ وہ اپنے گزشتہ گناہوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے اور آئندہ گناہوں سے مامون و مصئون ہو جاتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ مبارکہ سے فائدہ اٹھانے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ آپ نہیں چاہتے تھے کہ امت مسلمہ کا کوئی فرد اس کی برکات سے محروم رہے خود آپ کی ذات بابرکات کا یہ حال تھا کہ جب یہ عشرہ آتا تو آپ پہلے سے زیادہ عبادت اور ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہوتے ساری ساری رات دعاؤں میں گزار دیتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت اور دعاؤں میں لگ جانے کے لئے جگاتے۔

رمضان المبارک کے ایام سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لئے اسلام نے اعتکاف کی عبادت رکھی ہے ایک مسلمان جو یہ عبادت بجا لاتا ہے وہ کچھ روز تک مسجد کے اندر رہ کر خدا تعالےٰ کے ذکر عبادت اور دعا میں مشغول رہتا ہے۔ وہ سوائے کسی اشد ضرورت کے مسجد سے باہر نہیں جاتا اور دنیا کے دھندوں سے منہ موڑ کر محض خدا تعالےٰ کا ہی ہو کر رہ جاتا ہے اسی طرح وہ رمضان المبارک اور خصوصاً اس کے آخری عشرہ کی برکات سے حتی الامکان پوری طرح مستفید ہونے کی پوری کوشش کرتا ہے۔

اعتکاف کا لفظ عَکَفَ سے مشتق ہے اور عَکَفَ کے معنے ہیں قَامَ فِی الْمَسْجِدِ (لسان العرب) وہ مسجد میں ٹھہرا رہا اور قرآنی آیت۔ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ سے مفسرین دوسرے علماء امت اور لغت والوں نے یہی مراد لیا ہے کہ تم مسجد میں مقیم ہو اور کسی اشد ضرورت کے بغیر باہر نہیں نکلتے تم وہاں نماز پڑھتے ہو اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہو۔ اِعْتَکَفَ بِالْمَسْجِدِ کے معنی ہیں لَبِثَ فِیْہِ لِلْعِبَادَۃِ کہ وہ مسجد میں عبادت کے لئے ٹھہرا۔ اور شریعت میں اعتکاف ایک خاص عرصہ تک مسجد میں قیام کر کے عبادت بجا لانے کا نام ہے (مفردات راغب)

فقہ دانوں نے اعتکاف کی تعریف یوں کی ہے کہ۔ ھُوَ اللُّبْثُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ الصَّوْمِ وَنِیَّۃِ الْاِعْتِکَافِ

اعتکاف مسجد میں روزہ دار ہونے کی حالت میں اور اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنے کا نام ہے بعض فقیہوں کے نزدیک اعتکاف کی عبادت روزہ کے بغیر بھی بجا لائی جا سکتی ہے اور حضرت شافعی کا بھی یہی خیال ہے لیکن پہلا خیال زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اعتکاف کا ذکر روزوں کے ضمن میں ہی کیا ہے۔

اعتکاف کی عبادت مستحب ہے لیکن بعض فقیہوں کا یہ خیال ہے کہ یہ سنت ہے اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری دنوں میں عمر بھر اس پر مواظبت اختیار فرمائی ہے اور مواظبت ہی سنت کی دلیل ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ (بیہقی)

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی عبادت بجا لایا کرتے تھے۔ اور آپ نے اس عبادت پر اس قدر مواظبت فرمائی ہے کہ اس عشرہ میں آپ سفر پر ہوتے تو شوال میں اعتکاف بیٹھ جاتے یا آئندہ سال دس دن کی بجائے بیس دن اعتکاف بیٹھتے۔ چنانچہ حضرت انس فرماتے ہیں۔

اِذَا کَانَ مُقِیْمًا اِعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَاِذَا سَافَرَ اِعْتَکَفَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ عِشْرِیْنَ یَوْمًا (بیہقی)

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں ہوتے یعنی آپ سفر پر نہ ہوتے تو رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے اور اگر ان دنوں میں سفر پر ہوتے تو آئندہ سال بیس دن اعتکاف بیٹھتے اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک سال آپ اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو۔

اِعْتَکَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ

آپ شوال کے مہینہ میں دس دن کیلئے اعتکاف بیٹھ گئے۔

بعض علماء نے درمیانی رستہ اختیار کر کے اعتکاف کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ایک اعتکاف واجب ہے اور وہ یوں کہ کوئی شخص اعتکاف کی نذر اور منت مان لے۔ تو اس کے لئے اعتکاف کی عبادت بجا لانا اور اپنی نذر کو پورا کرنا ضروری ہے۔ اور رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا سنت کفایہ ہے یعنی بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتی ہے ان دو اقسام کے علاوہ جو اعتکاف ہوگا مستحب ہوگا

اعتکاف نہ صرف رمضان کے ہر حصہ میں بیٹھنا جائز ہے بلکہ سال کے کسی مہینہ میں یہ عبادت بجا لائی جا سکتی ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک سال رمضان میں اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو آپ شوال کے مہینہ میں دس دن کے لئے اعتکاف بیٹھ گئے۔

لیکن رمضان میں یہ عبادت بجا لانا روحانی فوائد کے اعتبار سے دوسرے مہینوں میں کی جانے والی عبادت پر فضیلت رکھتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی حیات مبارکہ میں اور آپ کے وصال کے بعد امہات المومنینؓ اور دوسرے صحابہ اور علماء امت نے رمضان میں اعتکاف بیٹھنے پر مواظبت اختیار کی ہے کہ یہ عبادت اسی ماہ سے وابستہ ہو کر رہ گئی ہے۔

جہاں تک عام عبادت کا سوال ہے وہ ہر جگہ بجا لائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا

میرے لئے ساری زمین ہی مسجد بنا دی گئی ہے لیکن اعتکاف کا مسجد (یعنی عبادت کے لئے معین جگہ) میں بجا لانا ضروری ہے

ابوداؤد میں حضرت نافع حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ اَرَانِیْ عَبْدُ اللّٰہِ الْمَکَانَ الَّذِیْ کَانَ یَعْتَکِفُ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور مجھے عبداللہؓ نے مسجد نبوی میں وہ مقام معین طور پر دکھایا ہے جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس کا یہ مذہب ہے کہ اعتکاف مسجد کے بغیر جائز نہیں اور مسجد سے مراد جہاں پانچ وقت نماز باجماعت ادا ہوتی ہے آپ کے نزدیک گھروں میں مقرر نماز گاہوں میں اعتکاف بیٹھنا بدعت ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

اِنَّ اَبْغَضَ الْاُمُوْرِ اِلَی اللّٰہِ الْبِدَعُ وَاِنَّ مِنَ الْبِدَعِ الْاِعْتِکَافُ فِی الْمَسَاجِدِ الَّتِیْ فِی الدُّوْرِ۔

یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بری بات بدعت ہے اور گھروں میں مقرر نماز گاہوں میں اعتکاف بیٹھنا بھی بدعت ہے۔ حضرت ابوحنیفہؒ کا بھی یہی مذہب ہے کہ اعتکاف اس مسجد میں جائز ہے جہاں پانچوں وقت باقاعدہ نماز باجماعت ادا کی جاتی ہو اور حضرت حذیفہ سے ایک روایت ہے کہ۔ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مَسْجِدٍ لَہٗ مُؤَذِّنٌ وَاِمَامٌ فَالْاِعْتِکَافُ فِیْہِ یَصْلُحُ (درمنثور)

یعنی اعتکاف بیٹھنا اس مسجد میں جائز ہے جس میں موذن اور امام مقرر ہوں اور وہاں پانچوں نمازیں باجماعت ادا ہوتی ہوں۔ غرض اعتکاف کے لئے مسجد میں ٹھہرنا ضروری ہے اور جامع مسجد کو اس کے لئے بہتر خیال کیا گیا ہے تا معتکف کو جمعہ کے لئے بھی مسجد سے باہر نہ جانا پڑے ہاں بعض علماء نے

عورت کو اس پابندی سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ گھر میں کوئی جگہ تجویز کر کے اور اعتکاف کی نیت سے وہاں رہے اشد ضرورت کے بغیر گھر کے دوسرے حصہ میں نہ جائے لیکن پسندیدہ یہی ہے کہ عورتیں بھی اعتکاف کے لئے مسجد میں ہی آئیں اور امہات المومنین کا یہی طریق ثابت ہے۔

مسجد میں چونکہ نمازی آتے جاتے رہتے ہیں اور معتکفین کی تعداد بھی بعض دفعہ بڑھ جاتی ہے اس لئے عبادت میں حضور قلب کو قائم رکھنے کے لئے مسجد کے کسی ایک حصہ میں سایہ یا پردہ لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت سے روایت ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً (بخاری)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تو میں آپ کے لئے ایک علیحدہ خیمہ مسجد نبوی میں نصب کر دیا کرتی تھی۔

اعتکاف کی مدت مقرر نہیں جو چاہے دس دن سے زیادہ بھی اعتکاف بیٹھ سکتا ہے اور جو چاہے دس دن سے کم بیٹھ لے لیکن فقہاء امت نے روزہ کی نسبت سے اس کی کم سے کم مدت ایک دن قرار دی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی شرط لگا دی ہے کہ جتنے دن بھی اعتکاف بیٹھا جائے وہ متواتر ہوں ان میں وقفہ نہ ہو۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ یہ ایک نفلی عبادت ہے اور نفلی عبادت کے لئے جہاں کوئی خاص وقت اور جگہ مقرر نہیں وہاں اس کے لئے مقدار وقت بھی مقرر نہیں۔ جتنا وقت بھی کسی کو میسر آئے وہ اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ٹھہرا رہے۔ اور اس کی شرائط کو پورا کرے تو اعتکاف کا ثواب حاصل کر سکتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری)

یعنی اعمال کی جزا سزا نیتوں پر موقوف ہے اور جب کوئی شخص نیت کر کے ثواب کی خاطر اعتکاف بیٹھتا ہے تو چاہے وہ کتنی کم مدت کے لئے کیوں نہ ہو وہ اس کا ثواب بہرحال پائے گا۔

مُعْتَكِف کے لئے روزہ کی شرط بھی لگائی گئی ہے جبکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَأَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ (البقرہ ع ۲۳)

تم روزہ کو رات تک مکمل کرو اور اپنی بیویوں سے مباشرت مت کرو درآں حالیکہ تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہو گویا روزوں کے ضمن میں اعتکاف کا ذکر کر کے اللہ تعالےٰ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ معتکف کا روزہ دار ہونا ضروری ہے اور حضرت عائشہ سے کہ جن سے نصف دین سیکھنے کا ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مروی ہے کہ اعتکاف روزہ کے بغیر جائز نہیں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کا مذہب بھی یہی ہے اور احناف نے بھی اس مذہب کو درست قرار دیا ہے بلکہ انہوں نے اعتکاف کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ انسان اعتکاف کی نیت سے اور روزہ دار ہونے کی صورت میں مسجد میں ٹھہرا رہے۔ حضرت امام شافعیؒ اور بعض دوسرے علماء نے روزہ کو معتکف کے لئے لازم قرار نہیں دیا۔ لیکن واضح امر یہی ہے کہ معتکف روزہ دار ہونے کی صورت میں اعتکاف سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ روزہ خود اپنے اندر بہت سی فضیلتیں رکھتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ خدا تعالےٰ کا فرمان ہے کہ۔

الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ (بخاری)

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں اس لئے جن علماء نے اعتکاف کے ساتھ روزہ کی شرط لگائی ہے ان کا موقف زیادہ درست معلوم ہوتا ہے۔

جیسا کہ اعتکاف کے حکم کی عمومیت اور احادیث سے یہ امر واضح ہے۔ عورتیں بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں لیکن ان کے لئے خاوندوں سے اجازت لینی ضروری ہے۔ مطلقہ اور بیوہ عدت کے ایام میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتیں۔ ہاں عدت پوری ہونے کے بعد وہ یہ عبادت بجا لا سکتی ہیں۔ مستحاضہ عورت بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔ (باقی)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۲۹ اخاء ۱۳۴۹ ہش میں "اکناف عالم میں اشاعت اسلام کیلئے" جماعتی سطح پر تحریک جدید سال نو کے وعدہ جات کی فہرست میں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا وعدہ ۲۰۰۰ کی بجائے ۲۰۰ شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرما لیں۔ (وکیل اعمال اوّل تحریک جدید)

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین

مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۰ء

اجلاس اوّل کا مندرجہ ذیل سارا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے ہوگا

اجلاس اوّل از جلسہ گاہ مردانہ

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم	از جلسہ گاہ مردانہ
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم	میر محمود احمد صاحب
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	احمدیت اسلام کی نشاۃ ثانیہ	مولوی عبدالمالک خان صاحب
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	سیرت صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم	مولوی غلام باری صاحب سیف از جلسہ گاہ مردانہ
۳-۰۰ تا ۳-۱۵	تلاوت قرآن و نظم	
۳-۱۵ تا ۳-۳۵	تربیت اولاد میں ماں کا کردار	رضیہ درد صاحبہ ایم اے
۳-۳۵ تا ۴-۲۰	تقریر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	
۴-۲۰ تا ۴-۴۰	حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولوالعزمی کا ایک زندہ نشان = ربوہ	فرحت افزا صاحبہ

دوسرا دن مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۰ء

پہلا اجلاس

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۹-۵۰	اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ	طیبہ صدیقہ صاحبہ
۹-۵۰ تا ۱۰-۱۰	حقیقت دعا	صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	زندہ خدا	چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب از جلسہ گاہ مردانہ
۱۱-۰۰ تا	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

دوسرا اجلاس

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۲-۱۵ تا	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

تیسرا دن مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۰۰	خلافت وحدت قومی کی جان ہے۔	بشریٰ بشیر صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۳۰	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان احسان۔	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۰۰	تقریر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت قرآن۔	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب از جلسہ گاہ مردانہ
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	تیاری نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۲-۰۰	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کیلئے — کورس پندرہ روپے
نور نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس پچیس ۲۵/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ — رجسٹرڈ — فون نمبر ۳۸

عہدیداران انصار اللہ کے سہ سالہ انتخابات

۱۳۵۰ھش / ۱۹۷۱ء تا ۱۳۵۳ھش / ۱۹۷۳ء

انصار اللہ کے موجودہ عہدیداران کی میعاد ۳۱ فتح / دسمبر ۱۳۴۹ھش / ۱۹۷۰ء کو ختم ہو رہی ہے۔ یکم صلح سے انشاء اللہ نئے عہدیدار کام شروع کریں گے۔ زعماء اور زعماء اعلیٰ کے انتخابات مقامی جماعتوں کے امراء اور صدر اصحاب کی صدارت میں ہوں گے۔ امراء / صدر اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اپنے اپنے ہاں انتخاب کروا کر اس کی مفصل رپورٹ بغرض منظوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ یہ انتخابات تین سال کے لئے ہوں گے یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے کہ انتخاب میں کام کرنے والے اور سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے دوستوں کو ہی آنا چاہیئے انتخاب کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل قواعد کو مدنظر رکھا جائے۔

(۱) انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا اور علانیہ۔

(۲) انتخاب امیر مقامی یا پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندے کی نگرانی میں ہوگا۔ جس میں مقام کے جملہ اراکین مجلس شامل ہوں گے۔ کورم ½ ہوگا ایک بار اجلاس بلانے پر کورم پورا نہ ہو تو دوسری بار کورم ⅓ ہوگا۔ انتخاب کے لئے اشارۃً یا واضحاً پروپیگنڈا کی اجازت نہ ہوگی منتخب شدہ نام منظوری کے لئے صدر مجلس کے پاس بھجوا دیا جائے گا۔ نامنظور شدہ رکن تین سال کے لئے منتخب نہ ہو سکے گا۔

۳۔ انتخاب صرف زعیم / زعیم اعلیٰ کا ہوگا مجلس عاملہ کے ارکان خود زعیم زعیم اعلیٰ نامزد کر کے صدر مجلس سے منظوری حاصل کریں گے۔

۴۔ کوئی عہدیدار ایک ہی عہدہ کے لئے متواتر تین بار سے زیادہ یا نامزد نہیں ہو سکے گا سوائے اس کے کہ صدر مجلس کسی کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دے دیں

۵۔ ہر منتخب اور نامزد عہدیدار کے لئے مندرجہ ذیل امور لازم ہوں گے۔

(ا) وہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

(ب) وہ سلسلہ اور مجلس کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو یعنی کوئی ایسا رکن انصار اللہ جو صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید یا وقف جدید یا انصار اللہ کے لازمی چندوں کا بقایا دار ہو یا طوعی چندوں کی صورت میں وعدہ کرنے کے بعد بقایا دار ہو مجلس کے انتخاب میں نہ رائے دے سکتا ہے اور نہ ہی عہدیدار ہو سکتا ہے اور بقایا دار کی تشریح وہی سمجھی جائے گی جو ان ادارہ جات کی منظور شدہ ہوگی انصار اللہ کے چندوں کے لحاظ سے بقایا دار وہ ہوگا جس کے ذمہ ایک سال سے زائد عرصہ کا مجلس کے چندوں کا بقایا ہوگا۔

(ج) وہ راست باز ہو اور سلسلہ اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

امید ہے آپ مرکز کے ساتھ پورا تعاون فرماتے ہوئے فوری طور پر انتخاب کروا کر اصل رپورٹ مرکز میں بھجوائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) ۳۱ فتح / دسمبر تک موجودہ عہدیدار ہی کام کرتے رہیں گے نئے انتخاب کی وجہ سے وہ کام بند نہیں کریں گے۔

۲۔ خط و کتابت کے لئے زعیم / زعیم اعلیٰ کا مکمل پتہ خوشخط لکھ کر بھجوایا جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ مشرقی پاکستان میں خطرناک طوفان آیا ہوا ہے جس کی وجہ بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ناگہانی آفت کے اثرات سے ہمارے بھائیوں کو محفوظ رکھے (عبدالرحیم پولس آف چٹاگانگ حال دارالضیافت ربوہ)

ولادت

مجھے اللہ تعالیٰ نے ۱۰½ - ۹½ کی درمیانی رات کو تین بچوں کے بعد بچی عطا کی ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک بنائے اور ہمارے لئے قرۃ العین بنائے یہ بچی چوہدری عبداللطیف آف تلہیان کی نواسی اور شیخ عبداللطیف صاحب کی پوتی ہے۔ (ناصر احمد منیر احمد انچارج گورنمنٹ کنال کالونی ہیڈ فانگی ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۳ کو لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بچے کا نام فرید احمد محمود تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صالح خادم دین بنائے اور صحت سلامتی والی لمبی عمر عطا فرماوے۔ سعید احمد بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانانوالہ ضلع لائلپور

امراء کرام و صدر اصحاب کی فوری توجہ کیلئے

جلسہ سالانہ قریب ہے۔ اخراجات کے لئے رقم کی فوری ضرورت ہے اس لئے ازراہ کرم ان دوستوں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرما کر ممنون فرما دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ تک آپ کی جماعت کی بجٹ کے مطابق وصولی ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ اکتوبر میں اس منشاء مبارک کا اظہار فرمایا ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی وجہ سے چندوں کی وصولی پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے اور سلسلہ کے کام رکنے نہیں چاہئیں۔ آپ کی ذاتی توجہ کے لئے نظارت ہذا آپ کی بے حد ممنون ہوگی۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ (مینیجر الفضل)

مرغی خانہ
کھولنے کے لئے
ہماری وائٹ لیگھارن مرغی جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے کے چوزے خرید فرما دیں۔
۱) یک روزہ چوزے مکس ۱۵/- روپے سینکڑہ
۲) یک روزہ پٹھیاں ۹۰ فیصد ۳۰۰/- روپے سینکڑہ
۳) یک روزہ مرغ ۳۱/- " "
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

دانتوں کی ادویات
برائے گوشت خوردہ انٹی پائیوریا ۱۰/-
برائے گھن وغیرہ انٹی کیریز ۱۰/-
بچوں کے دانت نکالنے کی تکالیف اور گھن وغیرہ کیلئے انٹی کیریز فار دانت درد کے لئے ٹوتھ پیسٹ II بے بیز ۵/-
پیش کردہ کیمورڈ ہیڈ ٹین کمپنی رجسٹرڈ
۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور
شارع قائداعظم
تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

قابل فروخت اراضی
ہماری زرعی اراضی تیرہ ایکڑ جو کہ ساڑھے چھ ایکڑ کے دو برابر حصوں میں ہے اور جس کی ملکیت الگ الگ ہے۔ موضع بیگووالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے۔ یہ رقبہ ہم فوری طور پر فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ رقبہ ایک ہی جگہ ہے اور نہایت زرخیز اور برلب سڑک ہے اس پر کوئی بار نہیں ہے۔ خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔
خود ملیں۔ محمد احمد ولد ڈاکٹر سردار علی صاحب مرحوم مکان ۱-A بلاک ۸ عزیز آباد کراچی
یا خان محمد علی خان سابق پوسٹ ماسٹر بیگووالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

ہمدرد نسوانی محبوب اٹھرا — مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی بیس روپے
دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد — نرینہ فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹۰ گولی سولہ روپے
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی صحت، صفائی اور
خوبصورتی کے لئے
قیمت ۔ سوا روپیہ

اکسیر معدہ

لذیذ اور ہاضم چورن
پیٹ درد ۔ ہیضہ اور نفخ وغیرہ
کے لئے مفید ہے ۔
قیمت ۔ ڈیڑھ روپیہ

سُرمہ خورشید

نظر کو قوت دیتا ۔ عینک اُتارتا اور
آنکھوں کی امراض کا بہترین علاج ہے ۔
قیمت ۔ پچھتر پیسے

نور منجن

دانتوں کی یومیہ صفائی اور مسوڑھوں
کی حفاظت کے لئے بہترین منجن ۔
قیمت ۔ ایک روپیہ

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ۔ فون ۳۸

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۸۴۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ
پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات
کے جوابات دیئے جاتے ہیں ۔ غیر احمدی علماء کے
اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے ۔ جس کے
ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں ۔
سالانہ چندہ صرف سات روپے !
(مینیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے
غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں ۔
سالانہ چندہ ۔ صرف دو روپے (مینیجر)

ھوالشافی ھوالشافی
بواسیر (ہر قسم)

نہایت سہل ۔ زود اثر ۔ مجرب ۔
قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ
شرکت فارانی بھیرہ ضلع سرگودھا
ایجنٹوں کی ضرورت ہے !

سیمنٹ بلاک

سیمنٹ بلاک سے بنا ہوا مکان
گرمی کے بد اثر سے محفوظ رہتا ہے نہایت
پائیدار ہوتا ہے ۔ اس میں بار بار مرمت کی
ضرورت نہیں رہتی ۔ اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے
کہ انجام کار سستا بھی رہتا ہے ۔
غوری کنسٹرکشنز
دار الصدر غربی الف ربوہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا تیار کردہ
سُرمہ نور و نورانی کاجل
و دیگر
مجربات
افضل برادرز گولبازار ربوہ سے
مل سکتے ہیں !

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پوٹل، چیل کافی تعداد میں موجود
ہے ضرورت مند اصحاب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں ۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۔ ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور ۔ فون ۶۲۶۱۸

یاد رکھنے کی باتیں

یہ انتہائی خوبصورت کتابچہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد مبارک پر
احمدی بچوں اور بچیوں کیلئے شائع کروایا ہے سال کے بعد ہر بچے اور بچی سے اس کا امتحان لیا جائیگا ۔ ہدیہ صرف ۴۰ پیسے
اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی دیگر مطبوعات مثلاً دینی معلومات، احادیث الاخلاق، مسلم
نوجوانوں کے سنہری کارنامے، مشعل راہ، مکتبہ الفرقان کی تمام مطبوعات ۔ رسالہ الفرقان اور ریویو کی پرانی نایاب
جلدیں ۔ رسالہ خالد کا دورہ افریقہ نمبر، تفسیر کبیر کی نایاب جلدیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دیگر کتب مناسب
نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں ۔
نوٹ :۔ ہر قسم کا کاغذ اور لفافہ (تھوک و پرچون) بھی مل سکتا ہے ۔
حمید بک ایجنسی ۔ ۴۱ کوارٹر تحریک جدید ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیے

بچوں کے امراض

مثلاً دست ۔ قے ۔ بدہضمی ۔ سوکھاپن ۔ دانت نکالنے
کی تکالیف ۔ چڑچڑاپن ۔ مٹی کھانے کی عادت ۔ کیلشیم
اور وٹامنز کی کمی پورا کر کے بچوں کو صحت مند بنانے کیلئے
ہمیشہ بے ضرر اور مکمل فائدہ دینے والی دوا
شفا بے بی ٹانک قیمت ۲/۵۰
استعمال کرائیں ۔
تیار کردہ شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

رمضان المبارک کا تحفہ

سب کی پسند اور نظارت اصلاح و ارشاد کی
منظور کردہ نماز مترجم کی مسنون دعائیں یاد
کر کے رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں ۔
ملنے کا پتہ
مکتبہ فیض عام ربوہ

ماہنامہ خالد ربوہ

بعض مجبوریوں کی بناء پر ماہنامہ خالد ۲۵ نبوت کو پوسٹ ہوگا ۔
خریدار حضرات اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں ۔
(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

نیکیوں میں اتنا اعلیٰ نمونہ پیش کرو کہ اس میں کوئی قوم تمہارا مقابلہ نہ کر سکے

اگر تم ایسا کرو گے تو دُنیا کے معلم اور استاد بن جاؤ گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت اولٰئک یسٰرعون فی الخیرات وھم لھا سٰبقون (آیت ۶۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ (مسابقت) ایک طبعی اور فطری جذبہ ہے جو ہر انسان کے اندر پایا جاتا ہے اسلام نے اس طبعی جذبہ کی طرف مومنوں کو ان آیات میں توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ تمہارا کام ہر میدان میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے اگر تم معمار ہو تو تمہاری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا معمار تم سے آگے نہ بڑھے۔ اگر تم صناع ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا صناع تم سے آگے نہ بڑھے۔ اگر تم موجد ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا موجد تم سے آگے نہ نکل سکے۔ اگر تم ڈاکٹر یا طبیب ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا ڈاکٹر یا طبیب تم سے اس فن میں آگے نہ نکلے۔ اسی طرح تمہیں دیانت اور امانت میں اتنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ کوئی قوم اس نیکی میں تمہارا مقابلہ نہ کر سکے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم دنیا کے معلم اور استاد بن جاؤ گے اور لوگ تمہارے پیچھے چلنے پر مجبور ہوں گے۔

مجھے یاد ہے مسٹر سٹرک لینڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کے ایک انگریز رجسٹرار تھے وہ ایک دفعہ شملہ میں مجھے ملے اور کہنے لگے کہ آپ کی جماعت میں جو چندہ وصول کرنے کا کام کرتے ہیں وہ کس طرح دیانتداری سے کام کرتے ہیں میں تو جسے بھی مقرر کرتا ہوں وہ تھوڑے دنوں میں ہی خائن ثابت ہو جاتا ہے اور مجھے اسے نکالنا پڑتا ہے۔ میں نے کہا ہمارے ہاں لوگ اس لئے بددیانتی نہیں کرتے کہ ان کا ایمان ہے کہ بددیانتی انسان کے ایمان کو ضائع کر دیتی ہے۔ وہ اس وقت انگلستان چھٹی پر جا رہے تھے کہنے لگے کہ اگر میں واپس آیا تو میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ کوآپریٹو سوسائٹیز کے انسپکٹر پہلے چھ ماہ کے لئے امام جماعت احمدیہ کے پاس بھیج دئے جایا کریں تاکہ وہ ان میں دیانت کی روح پیدا کریں۔ ہماری جماعت کی برتری کا یہ احساس اس انگریز رجسٹرار کے دل میں اسی لئے پیدا ہوا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہمارا ہر فرد نیکی میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ دوسرا شخص اس سے آگے نہ نکل جائے۔ اگر یہ جذبۂ مسابقت قومی رنگ میں پیدا ہو جائے اور ہر فرد نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے تو دنیا کے تمام جھگڑے اور فسادات مٹ جائیں اور امن اور صلح کا دور دورہ ہو جائے۔ میں نے کئی دفعہ اپنی جماعت کے مخالفین کے سامنے یہ بات پیش کی ہے کہ گالیاں دینا اور بُرا بھلا کہنا کوئی خوبی کی بات نہیں۔ اگر تم ہماری جماعت کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو اس طرح مقابلہ کرو کہ اگر ہم نے بیرونی ممالک میں سو جگہ اپنے تبلیغی مشن قائم کئے ہوئے ہیں تو تم دو سو جگہ اسلام کے تبلیغی مشن قائم کر دو۔ اگر ہم پانچ یا دس ہزار آدمی سالانہ غیر مذاہب میں سے اسلام میں شامل کرتے ہیں تو تم بیس ہزار آدمی سالانہ غیر مذاہب میں سے اسلام میں شامل کرو۔ اگر ہمارے اندر دو ہزار واقفینِ زندگی جاتے ہیں تو تم اپنے اندر چار ہزار واقفینِ زندگی پیدا کر کے دکھا دو اور ہم سے بڑھ کر اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پھیلانے کی کوشش کرو۔ مگر اس مقابلہ کی طرف کوئی نہیں آتا۔ گالیاں دے کر اور جھوٹے الزامات لگا کر وہ چاہتے ہیں کہ انہیں غلبہ حاصل ہو جائے۔ مگر اسلام ایسے گندے مقابلوں کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر تم نے مقابلہ ہی کرنا ہے تو نیکی اور تقویٰ میں کرو۔ خدا تعالےٰ کی محبت اور تعلق باللہ میں کرو۔ اسلام کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے پھیلانے میں کرو۔ دنیوی ترقی کی تدابیر میں کرو اور گندے مقابلوں میں اپنی طاقتیں خرچ نہ کرو۔"

{ تفسیر کبیر
سورۃ المومنون }

مُفت میں ثواب حاصل کریں

انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ لجنات اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ سب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پروگراموں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کے جلد پورا ہونے کے لئے خاص دعا فرمائیں اور حسبِ مقدور اس کی تکمیل کے لئے تدبیر بھی کریں۔ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں :-

"میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز (طبی امداد کے مراکز) اس سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔" (الفضل ۲۲ وفا ۱۳۴۹ ہش)

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں (احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

اُمراءِ کرام وصدر اصحاب کی خدمت میں گزارش

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں امسال گزشتہ سال کی نسبت خاصا اضافہ کر دیا گیا تھا مگر آمد گزشتہ سال سے بھی کم ہے۔ یہ امر نظارت بیت المال کے لئے تشویش کا باعث ہے۔ امرائے کرام وصدر اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ نظارت بیت المال کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے ازراہِ کرم لازمی چندہ جات (چندہ جلسہ سالانہ چندہ عام اور حصہ آمد وغیرہ) کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرماویں۔

(ناظر بیت المال (آمد))

درخواستِ دُعا

ہماری زمین سرائے نورنگ تحصیل لکی مروت ضلع بنوں صوبہ سرحد کا ایک انتقال ہمارے خلاف ہو چکا ہے اس کے خلاف ہم نے اپیل کی ہے جو کہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب لکی مروت کے پاس دائر ہے جس کے آخری فیصلہ کی تاریخ ۷/۱۱/۲۴ کی بجائے اب ۲۴/۱۱/۲۴ مقرر ہوئی ہے۔ صحابہ کرام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، دیگر بزرگانِ سلسلہ اور تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و رحم اور اپنی ذرہ نوازی سے ہمیں اس اپیل میں کامیابی بخشے نیز اسی زمین کے مقدمہ میں ایک دوسری اپیل ہماری جانب سے سیشن جج صاحب ڈی آئی خان کے پاس دائر ہے اس اپیل میں کامیابی کے لئے بھی دعائے خاص کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں جائز شرعی اور قانونی حق دلا دے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار صاحبزادہ محمد طیب لطیف عفی اللہ تعالیٰ عنہ
(ابن حضرت شہید مرحوم) ربوہ حال وارد سیالکوٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴